

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

ستائیس وال اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 11 اپریل 2016ء بروز سوموار بر طبق 03 رجب المجب 1437 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجیح۔	03
2	مشترکہ قرارداد نمبر 65 مجاہب: سردار غلام مصطفیٰ خان ترین، محترمہ شمینہ خان، محترمہ حسن بانور خشافی، محترمہ کشور احمد جنک، محترمہ شاہدہ روف، محترمہ معصومہ حیات، محترمہ عارفہ صدیق، محترمہ ڈاکٹر شمع اسحاق، محترمہ راحت جمالی، محترمہ سپوزمی، ارائیں صوبائی اسمبلی۔	
3	قائمہ کمیٹی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا۔	15
4	گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔	18

ایوان کے عہدیدار

اپیکر-----میڈم راحیلہ حیدر خان ذرا نی

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی -----جناب محمد اعظم داوی
ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی) -----جناب عبدالرحمن
چیف رپورٹر -----جناب مقبول احمد شاہ وانی



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 11 اپریل 2016ء بروز سموار بر طبق 03 رجب المربج 1437 ہجری، بوقت صبح 10 بجھر 40 منٹ پر زیر صدارت میڈم راحیلہ حمید خان ڈرانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا طَلَاهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ طَرَبَنَا لَا تُؤَاخِذْنَا

إِنْ نَسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ

قَبْلِنَا حَرَبَنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ حَوَافِعُ عَنَّا وَقْفَةٌ وَأَغْفِرْنَا لَنَا وَقْفَةٌ

وَأَرْحَمْنَا وَقْفَةً أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكُفَّارِينَ ﷺ

﴿پارہ نمبر ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۸۶﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اللہ تکیف نہیں دیتا کسی کو مگر جس قدر اُس کی گنجائش ہے۔ اُسی کو ملتا ہے جو اُس نے کمایا اور اُسی پر پڑتا ہے جو اُس نے کیا۔ اے رب ہمارے نہ کپڑہم کو اگر ہم بھولیں یا پوچھیں۔ اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا رکھا تھا ہم سے اگلے لوگوں پر۔ اے رب ہمارے اور نہ اٹھوا ہم سے وہ بوجھ کہ جس کی ہم کو طاقت نہیں۔ اور دُرگز رکھم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر۔ تو ہی ہمارا رب ہے مددگر ہماری کافروں پر۔ وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

میڈم اپسیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وقفہ سوالات۔ انجینئر زمرک خان اچھنی ای صاحب! اپنا سوال نمبر 9592 دریافت فرمائیں۔ انجینئر زمرک خان اچھنی ای صاحب! تشریف نہیں لائے۔ تو انکے سوال نمبر 261-262 اور 263 یا مگر اجلاس کے لیے defer کیے جاتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: پاؤئٹ آف آرڈر میڈم اپسیکر۔

میڈم اپسیکر: جی۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میں سمجھتا ہوں کہ سوالات کے جوابات آئے ہیں۔ یہ defer کرنے کی وجہ سے ان کو منشاء دیا جائے یہ تو سوالات آگئے ہیں۔

میڈم اپسیکر: انہوں نے پچھلے سیشن میں بھی ہمیں درخواست دی تھی کہ میرے جتنے بھی سوالات ہیں اسے next سیشن کے لیے defer کر دیئے جاتے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین، محترمہ ثمینہ خان، محترمہ حسن بانور خشانی، محترمہ کشور احمد جنک، محترمہ شاہدہ روف، محترمہ معصومہ حیات، محترمہ عارفہ صدیق، محترمہ ڈاکٹر شمع اسحاق، محترمہ راحت جمالی، محترمہ سپوزمی ارائیں اسمبلی میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترک قرارداد نمبر 65 پیش کریں۔

محترمہ سپوزمی اچھنی: شکریہ میڈم اپسیکر! ہرگاہ کہ زیارت صوبہ بلوچستان کا ایک پر نضا اور سر بز علاقہ ہونے کے علاوہ قائد اعظم محمد علی جناح ریڈینسی کی وجہ سے تاریخی اہمیت ہی رکھتا ہے اور سیر و سیاحت کے حوالے سے بھی صوبے میں ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وفاقی حکومت سے رجوع کریں کہ زیارت کو سیر و سیاحتی مرکز قرار دیا جائے تاکہ بلوچستان کے اس خوبصورت علاقہ سے صوبہ اقتصادی طور پر مستفید ہو سکے۔

میڈم اپسیکر: مشترک قرارداد نمبر 65 پیش ہوئی۔ کیا محرکین اپنی مشترک قرارداد نہیں admissibility کیوضاحت فرمائیں گے۔ جی ڈاکٹر شمع اسحاق صاحب۔

محترمہ ڈاکٹر شمع اسحاق بلوج: شکریہ میڈم اپسیکر! جس طرح کے ہمارے پاس اگر ہم دیکھتے ہیں میڈم اپسیکر! کہ اس وقت ہمارے پاس ٹورازم زون، بہت کم ہیں اور وہ اتنے ڈوبیلپ نہیں ہیں کہ لوگ اگر باہر سے آتے ہیں تو ہم انھیں کہاں لے جائیں؟ گئے پہنچے ہمارے پاس اس طرح کے ٹورازم زون ہیں۔ تو اس میں زیارت جو ایک ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا نام اتنا ہے کہ باہر کے لوگ، بیہاں کے لوگ، ایک ہی وہی پُر فضام مقام ہے۔ کیونکہ وہ اس

کے جو پریپر ہے، وہ بھی ہمیشہ اسی normal ہی رہتا ہے گرمیوں میں بھی وہ وہاں جائے تو اس کا cool ہے تو اس وجہ سے ہم یہ چاہتے ہیں چونکہ اس کا جو براہ راست تعلق وہ مرکز سے ہے۔ اگر مرکزاً پنی فنڈنگ پوری اس پر دے دے اور اسے ایک ہم declare کر دیں کہ یہ جو ٹورازم زون ہے اور اس پر ابھی چونکہ ہم نے recently visit کیا تھا۔ تو اس کی حالت ایسی تھی لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ وہی زیارت ہے یعنی نہ اس پروائیٹ واش کے اثرات دیکھنے اندر جو چیزیں تھیں وہ بھی اس قسم کی تھیں کہ اگر بیٹھ جائے تو لگتا تھا کہ وہ ٹوٹ جائیں گی۔ کچھ چیزیں اس میں ہم چاہتے ہیں کہ اس طرح ڈویلپ ہو۔ جو باہر کے لوگ آئیں انہیں تشویشی طور پر بھی ہم اسے دیکھیں فخر محسوس کر سکیں۔ اور اس میں کم از کم ہم یہی چاہتے ہیں کہ وفاقی حکومت اس پر اپنی توجہ مرکوز کرے اور اسکو ٹورازم زون قرار دے دے۔ شکریہ جی۔

میدم اسپیکر: شاہدہ صاحبہ آپ بولیں گی؟

محترمہ شاہدہ رووف: thank you میدم اسپیکر! جیسے کہ ہم سب کے knowledge میں کہ اللہ تعالیٰ نے بلوچستان کو جس طرح دولت سے مالا مال کیا ہے اس کا قدرتی حُسن بھی بہت ہے۔ تو زیارت کا جو علاقہ ہے وہ بھی اسی حُسن کی وجہ سے ہمارے point of view سے اگر ہمیں تھوڑی سی investment کی جائے جس طرح ہم واقعی دنیا میں دیکھ کر آتے ہیں اور وہاں ٹورازم زون کے لیے points ہیں تو ہم اس کو بہت اچھے طریقے سے ڈویلپ کر سکتے ہیں تو یہاں ہم نے صرف یہی کہا ہے کہ وفاقی حکومت اگر اس کو ٹورازم زون کے طور پر declare کر دیتی ہے وفاقی حکومت کی طرف سے یہاں فنڈ زبھی آجائیں گے۔ اور اس کو اس علاقے کے طور پر establish کر کے پھر ہم اس سے بہت زیادہ کمابھی سکتے ہیں جب آپ کے پاس لوگ یہاں آئیں گے جب یہ ڈویلپ ہو جائیگا تو پھر یہ ہماری کمائی کے ذرائع بھی بنے گا اور اس کے پر پھر ہم اپنے باقی علاقوں کو آگے کر سکیں گے۔ thank you

میدم اسپیکر: جی سردار عبدالرحمن کھمیران صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھمیران: شکریہ میدم اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج کے حالات کے مطابق ہمارے پاس تو بلوچستان میں واحد یہ ایک زیارت علاقہ ہے، جہاں گرمیوں میں خاص کر باہر سے بھی لوگ آتے ہیں یہاں کے لوگ بھی vacants پر چلیں جاتے ہیں قرارداد تو اچھی ہے خواتین نے پیش کی ہے۔ لیکن چونکہ میں کچھ زیادہ ہی میرے راستے میں پڑتا ہے پھر دنوں سی ایک صاحب بھی تشریف لے گئے تھے انہوں نے بھی کافی پیکھڑا غیرہ

وہاں announce کیے ہیں۔ ہم سی ایم صاحب کے بھی منظور ہیں۔ مرکز سے توجہ فنڈ آئیگا۔ میں اور جعفر خان تو زیادہ ہی جب میں قید سے پہلے تھا تو ویک اینڈ پر ہم لوگ چلے جاتے تھے، مطلب باقی باتیں ادھر اسمبلی کی نہیں ہیں حالت یہ ہے میڈم اسپیکر! وہاں جو ہمارے ریسٹ ہاؤسز ہیں، وہاں آغا صاحب آپ بھی جاتے تھے کیا؟ اچھا میں آپ کو ساتھ لے جاؤں گا۔

میڈم اسپیکر: سردار صاحب! آپ اپنی تقریر یاری رکھیں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: گزارش ہے۔

میڈم اسپیکر: جی۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: میڈم اسپیکر! حالت وہاں ریسٹ ہاؤسز کی یہ ہے خاص کر کے ہمارے سردار مصطفیٰ خان صاحب باہر چلے گئے یا پتہ نہیں کہیں چلے گئے اپنی سیٹ پر نہیں ہیں۔ نہیں آئے تھے سردار صاحب پہلے ڈاکٹر صاحب بیٹھے ہوئے نہیں تھے۔

میڈم اسپیکر: سردار صاحب! پلیز آپ اپنی تقریر یاری رکھیں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: اچھا عبدالرحیم بیٹھا ہوا تھا، میں کمرے میں دیکھ رہا تھا شاید۔ دونوں ترین ہیں پھر آپ کے پاس والی سیٹ پر جو بیٹھ جائے، آدمی کہتا ہے پتہ نہیں کون بیٹھا ہے۔ ہم بھی آپ کے بھائی ہیں انشاء اللہ آپ لوگ ادھرا رہے ہیں۔ میڈم اسپیکر! میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ میں وہاں خاص کر لوکل گورنمنٹ کے بہت سارے وہ بنے ہوئے ہیں hurts-type کے۔ سردیوں میں ہم گئے، برف باری دیکھنے with family۔ جتنے بھی تھے ہم گئے کوئی چوکیدار وغیرہ نہیں تھا تا لے ٹوٹے ہوئے تھے میں نے جا کر فیملی کو اندر بھایا۔ اور مجھے بہت بڑی شرمندگی ہوئی۔ میں وہ الفاظ یہاں استعمال نہیں کر سکتا کہ اندر کی کیا پوزیشن تھی۔

میڈم اسپیکر: اگر آپ تجویز دے دیں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: جی۔

میڈم اسپیکر: جی آپ تجویز دے دیں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: میڈم اسپیکر! میں اور آغا لیاقت ابھی بیٹھے تھے عبدالرحیم جان کے کمرے میں۔ ہم لوگ یہاں آ کر تھوڑے سے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں باقی تو ہمارے پاس فورم نہیں ہے مشرتو اپنے دفتروں میں بیٹھ جاتے ہیں بہت سارا، تھوڑا سا آپ ہمیں ٹائم دیا کریں ادھرتا کہ ہم بول سکیں کچھ دل کی بھڑاس

نکال سکتیں آغازیافت کو نشری نہیں ملی، میں اپوزیشن میں ہوں اس لیے ہم دونوں جو ہیں ناں ۔۔۔۔۔
میڈم اسپیکر: آپ محکم نہیں ہیں لیکن میں نے آپ کو موقع دیا لیکن ٹائم over ہو گیا آپ نے ٹائم ضائع کیا۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: ہم حمایت کر رہے ہیں قرارداد کی حمایت میں بول رہے ہیں ہم کہتے ہیں کہ یہ قرارداد پاس ہو جائے۔

میڈم اسپیکر: آج ٹائم کا تھوڑا issue ہے آپ kindly تھوڑا خیال کریں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: آپ لوگوں نے گواہ بھی جانا ہے۔

میڈم اسپیکر: جی۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: مجھے واپس اپنے قید خانے میں جانا ہے۔ نصر اللہ صاحب تو قید سے بری ہیں۔ میڈم اسپیکر! رونا آتا ہے خواتین بیٹھی ہوئی ہیں میں وہ الفاظ استعمال نہیں کر سکتا ہوں کہ ان کمروں میں ہم نے کیا دیکھنا۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ پہلے ہم اپنا قبلہ درست کریں۔ سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ایک order issue کریں کہ یہ جو ریسٹ ہاؤسز ہیں جتنے بھی ہیں وہاں خاص کر کے لوکل گورنمنٹ کے بہت زیادہ ہیں۔ ان کی حالت ٹھیک کی جائے اگر ان کو فنڈ چاہیے اس کو ٹورازم طور پر اپنے پاس لینا چاہیے یا سی ایم ہاؤس کی اس کو declare کر کے سی ایم کی sub-annexes کر دیں۔ اگر ان کو صحیح معنوں میں رہائش کے قابل بنادیا جائے تو میرے خیال ہے مری سے زیادہ خوبصورت وہ بنے ہوئے ہیں۔ ان کی بلڈنگیں تو اس کے ساتھ ساتھ سی ایم صاحب ابھی آئے ہیں یہ توجہ دے رہے ہیں محمد علی جناح کی ریڈیٹنی کے حوالے سے پچھلا جو افتتاح ہوا تھا، یہ لوگ گئے تھے۔ وہاں announcement کیا تھا۔ تو میں کہتا ہوں یہ تھوڑی سی incentive type کو tourism کریں cable car کا یا lift chairs کا۔ اس میں زیادہ سے ٹورازم ڈوبیلپ ہو کیونکہ پنجاب سے جو بھی لوگ آتے ہیں ہمارے علاقے سے ہو کر ایک چھوٹی سی جگہ فورٹ منرو۔ وہاں اتنا شہر ہوتا ہے لوگ پھر آگے نکل آتے ہیں زیارت کی طرف۔ باقی یہ آپ کا thought out مطلب کوئی، پشین یا surroundings، لورالائی even بارکھان تک کے لوگ اسی زیارت سے مستفید ہوتے ہیں۔ تو میری اس میں suggestion ہے کہ اس میں ایک کمیٹی بنادیں تھی ایم صاحب کو تجویز دیں۔ کرنا سی ایم صاحب نے ہے مرکز سے آپ کو کچھ نہیں ملنے

والا۔ پہلے آپ اپنا قبلہ درست کریں پھری ایم صاحب اس میں فنڈ دے دیں یہ بہت خوبصورت جگہ بن سکتی ہے۔

thank you very much

میڈم اسپیکر: thank you آغازیافت صاحب۔

جناب سید لیاقت علی آغا: میڈم اسپیکر! اس سلسلے میں میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ اٹھار ہویں ترمیم کے بعد غالباً ٹورازم وہ صوبوں کے پاس آگیا ہے اور صوبے اس میں جustright سردار صاحب نے کہا وہ اس میں اپنا کردار ادا کریں اس وقت پی ایس ڈی پی میں زیرت چیئر لفت کے لیے اور کچھ ایک اور بھی میرے ذہن سے نکل گیا جو قم پڑی ہوئی ہے تو میری صوبائی حکومت سے یہ استدعا ہے کہ کم سے کم جو پی ایس ڈی پی میں قم رکھی جاتی ہے اس کو تو وہ خرچ کیا کریں یہ چیئر لفت زیرت کے لیے یہ اس کے بیٹھی اور بھی بن سکتا ہے اگر گورنمنٹ آف بلوچستان کی سیاحت کا محکمہ ہے وہ اس میں دلچسپی لے اور سروے کر کے یہ چیئر لفت کی تنصیب کا کام کریں تو میرا خیال میں یہ automatically پھر لوگوں کا رجحان اس طرف ہو جائیگا۔ اب چونکہ جو لوگ بھی زیرت جانتے ہیں وہاں سوائے خواری بابا کے یا اور پرانے کی کوئی ایسی attraction نہیں ہے کہ ٹورسٹ باہر سے آ کر کے ادھر ہے۔ حالانکہ دنیا میں اگر آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ آسٹریلیا میں جونپر کا جو جنگل ہے ہمارے جنگل کے قدریاً برابر یا اس سے تھوڑا سا زیادہ ہے اسکو ”فس“ کہا جاتا ہے اُس کو جو انہوں نے ڈولپ کیا ہے آپ جیران رہ جائیں گے کہ ان درختوں کو کس طریقے پر ایک ایک درخت پر چھٹ لگایا گیا ہے کہ یہ اتنے عرصے کا ہے یہ 500 سال کا ہے یہ 200 سال کا ہے، ہمارے طرف جنگلات والے بھی خاموش ہیں، نہ جنگلات کا محکمہ کچھ کرتا ہے نہ سیاحت کا محکمہ کچھ کرتا ہے۔ نہ جنگلات کے منشی کو یہ پتہ ہے کہ ہمارے یہ درخت کتنے سال پرانے ہیں یہ جنگل کتنا سال پرانا ہے یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ تو میرے اس سلسلے میں یہ استدعا ہے چیف منشی صاحب سے کہ یہ جو پی ایس ڈی پی میں قم پڑی ہوئی ہے اس کو تو خرچ کریں فیڈل سے ہم مانگ رہے ہیں فیڈل تو ویسے ہی یہ محکمہ اس وقت اٹھار ہویں ترمیم کے تحت یہ ہمیں ملا ہے یہ سیاحت بلوچستان گورنمنٹ کے پاس ہے بلوچستان گورنمنٹ نے اس کے لیے فنڈ رکھے ہیں، اس کو خرچ کریں۔ شکریہ میڈم۔

میڈم اسپیکر: نصر اللہ زیرے صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: شکریہ میڈم اسپیکر! جو قرارداد پیش کی گئی ہے یقیناً بہت ہی اہمیت کی حامل ہے زیرت یقیناً جونپر کے جو جنگل ہے اس وجہ سے پھر اسکی height اُسکی وجہ سے یہ پورا علاقہ ایک سیاحتی مرکز ہے اور اس پر شروع ہی سے توجہ نہیں دی گئی جسکا وہ حقدار تھا۔ بہت سارے ہمارے جیسے کہ ہندو اور کہاڑے

ساتھ ایک سیاحتی علاقہ ہے۔ وہاں drought کی وجہ سے اُنکے تمام درخت کاٹے گئے۔ اسی طرح قلات میں اور ہر بوئی ہمارے پاس ہیں وہاں بھی جونپر کے درخت ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پرماضی میں زیارت ڈولپمنٹ اتحاری اب اُسکی کیا پوزیشن ہے۔ زیارت زیارت ڈولپمنٹ اتحاری بن گئی ہے۔ اُسکے ممبران کون ہیں اُسکا چیزیں میں کون ہے؟ اگر زیارت ڈولپمنٹ اتحاری کو با اختیار بنایا جائے۔ اُسکے بورڈ آف گورنر کو با اختیار بنایا جائے۔ تو یقیناً پھر زیارت کا جو مقام ہے وہ واپس آیا گا۔ اس قرارداد میں جو فاضل ممبران صاحبان نے مطالبہ کیا ہے، اُنکا یہ ہے کہ زیارت کو سیاحتی مرکز ٹورازم زون قرار دیا جائے۔ تاکہ یہ ٹورازم زون بن جائے پورے ملک سے، اُسکی جو سڑک کی حالت ہے اس پر بھی ہمیں توجہ دینی چاہیے۔ وہاں مختلف ریسٹ ہاؤسنر ہیں۔ مختلف ڈیپارٹمنٹس، لوکل گورنمنٹ، فارست، بی اینڈ آر اور جتنے بھی وہاں ریسٹ ہاؤسنر ہیں، اُنکی طرف ہمیں توجہ دینی چاہیے۔ اور بالخصوص زیارت ڈولپمنٹ اتحاری کو با اختیار بنایا جائے۔ اور وہاں جو سیالی موسوم آ رہا ہے وہاں لوگ جائیں گے۔ وہاں پانی کا بندوبست۔ وہاں مختلف huts بننے ہوئے ہیں، اُنکا صحیح طور پر بندوبست کیا جائے۔ اور یہ قرارداد منظور کیا جائے ہم وفاقی حکومت سے رُجوع کریں کہ اُسکو ٹورازم زون بنایا جائے۔ اور میڈم اسپیکر thank you۔

میڈم اسپیکر: دلیم برکت صاحب۔

جناب ولیم جان برکت: شکریہ میڈم اسپیکر! جس طرح کہ معززار اکین نے یہ قرارداد پیش کی ہے میں تو اس سلسلے میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں آج سے تقریباً 50 سال پیشتر ایک واحد منش ہسپتال نے ایک ادارہ قائم کیا۔ وہاں ہم باقاعدہ کمپ لگاتے ہیں کہ وہاں کے جو مریض ہیں اُنکی آنکھوں کا علاج کیا جائے۔ بدقتی سے حالات کی وجہ سے اُسکو اس سلسلے سے چلا یا نہیں جاسکا کچھ سالوں سے۔ لیکن میڈم اسپیکر! سینکڑوں کی تعداد میں پورے ملک سے ہماری کمیونٹی کے لوگ بھی زیارت کی تفریح، سیاحت کیلئے وہاں تشریف لاتے ہیں۔ اور اسی مقصد کیلئے، میں شکرگزار ہوں سابقہ سی ایم صاحب کا کہ میں نے اُن سے گزارش کی کہ وہاں ہم کمیونٹی سنٹر بنانا چاہتے ہیں تاکہ وہاں اور زیادہ سیاحت کو ڈولپمنٹ ملے۔ اور وہاں اپنے فنڈ سے میں نے کمیونٹی سنٹر قائم کیا ہے جو تکمیل کے بالکل آخری مرحل میں ہے۔ کہنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ ہم سب اُس سے فائدہ اٹھاتے ہیں ہم جاتے ہیں۔ اور ہمیں ایسی سیاحت کے مرکز کو ڈولپمنٹ کرنے میں اپنا کردار بھی ادا کرنا ہے۔ کیونکہ یہ ہمارے اس صوبے کی ایک اعزت، وقار اور اُسکی publicity کا ذریعہ بتتا ہے پورے ملک میں۔ تو اس لیے میں ذاتی طور پر اس قرارداد کی جو ہمارے ساتھیوں نے پیش کی اُسکی حمایت کرتا ہوں کہ اسکو

ٹورازم زون بنایا جائے۔ شکریہ۔

میدم اسپیکر: جی عبدالرحیم زیارتوال صاحب۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈو و کیٹ (صوبائی وزیر): شکریہ میدم اسپیکر! جو قراءادہ ہمارے فاضل ممبران صاحبان اور محترمہ ائم پی ایں لے آئی ہیں یہ نہایت ہی اہمیت کی حامل ہے۔ پرسوں کے جنگ اخبار کی سند ہے میگزین میں ایک مضمون چھپا ہے۔ اور اسکی ہیڈ لائن ہے صنوبر کے درختوں کے اوپر لکھا ہوا ہے ”دنیا کا دوسرا قدیم ترین جنگل معدوی کے خطرے کا شکار“۔ پھر بلوچستان میں پانچ سے سات ہزار سال پرانے جو نپیر کے درخت موجود ہیں۔ بلوچستان کے جو نپیر کے جنگلات کا eco-system پاکستان میں سب سے زیادہ خطرات کا شکار ہے۔ پھر لمبا چوڑا مضمون ہے۔ 1955ء سے جو جنگل ہے تقریباً 200 میل پر محيط یہ جنگل اور اس میں ہمارے صوبے کے مختلف اضلاع۔ تو یہ جو نہایت ہی قدیم جنگل ہے۔ اور اس جنگل کی خوبی یہ ہے کہ یہ جنگل ایک مضمون ”DAWN“، اخبار میں چھپ پڑا تھا۔ اور اس میں لکھا گیا تھا کہ یہ جنگل سندھ کے اتنے حصے پر اور پنجاب کے اتنے حصے پر مون سون کی بارش بر سانے کا ذریعہ ہے۔ یہ بادلوں کو روک لیتے ہیں اور ساتھ ہی اسکو ٹھنڈا کر لیتے ہیں آگے جا کر پھر وہ بر سنے لگتے ہیں۔ تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ زیارت صحت افزا مقام کے حوالے سے اگر ہے تو اسکی جو بنیادی خوبصورتی ہے وہ اس جنگل کی وجہ سے ہے۔ اب یہ جنگل جن مشکلات سے دوچار ہے اور میں نے پچھلے سال جب وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم صاحب کے سامنے یہ رکھا تھا اور انہوں نے زیارت کیلئے ایک ارب روپے دیا تھا۔ ہم نے تقریباً 50 کروڑ روپے وہاں far-flung areas میں یا مضافات میں جو کلیاں ہیں اُنکے پاس گیس نہیں ہے۔ اب بدجھتی یہ آگئی ہے۔ بابت لا الہ میٹھے ہیں، لوگ کیا کرتے ہیں جزیراً اور آری لے آتے ہیں۔ اور جنگل میں گھس کر ٹریکیٹر کی ٹرالیاں اُنکے پاس ہوتی ہیں بہت ہی قیمتی درختوں کو کاٹتے ہیں۔ پھر اسکو کاٹ کر ٹرالیوں میں ڈالتے ہیں۔ رات تین چار بجے سب لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اُس کو لے جاتے ہیں، گھروں میں جلانے کیلئے۔ اب اُنکے پاس بھی کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ اور متغیر 18، 20 میں وہاں کیسے گزار کیا جا سکتا ہے اسی جنگل کو ہی کاٹیں گے۔ تو اس حوالے سے اس جنگل کا ایک حوالے سے اسکو رکھنا یہ بہت ہی اہم ہے۔ اور یہ جنگل جن علاقوں میں ہے، یہ زیارت میں۔ قلعہ سیف اللہ میں ہے اُسکا کچھ حصہ اور الائی میں ہے کچھ حصہ پشین میں ہے۔ کوئی میں ہر نائی میں، زرغون کا پورا علاقہ جو بہت ہی گھن جنگل ہے، وہاں کا اسمیں ہے۔ پھر قلات، ہر بوئی اور پھر اسکے علاقے جو بھی ہے۔ یہ تمام جنگل یونیکو نے اعلان کیا ہے کہ یہ ایک ایسی جنگل ہے۔ یہ جنگل تباہی سے دوچار ہے۔ اس جنگل کو بچانے

کیلئے کیا کیا طریقے اپنانے ہوئے۔ کس طریقے سے ہمیں جانا ہوگا۔ تو یہ تمام چیزیں ایسی ہیں کہ اگر اس جنگل کو آپ بچائیں گے باقی چیزوں پر پھر آپ جاسکیں گے۔ اور اس جنگل کو آپ اگر نہیں بچائیں تو وہاں ٹورازم وہ بھی اگر آج ہے کل ختم ہو جائیگی۔ نواب صاحب جب آئے تھے انہوں نے بھی اپنے طور پر وہاں کچھ پیسوں کا اعلان کیا تھا۔ پہلی مرتبہ جب گئے تھے بھی اعلان کیا تھا۔ دوسری مرتبہ جب گئے تھے بھی اعلان کیا تھا وہ پیسے بھی اب تک انکو نہیں ملے تھے۔ ڈاکٹر صاحب جب آئے تھے انہوں نے بھی اعلان کیا تھا۔ اور اسلام آباد کی جو 1 ارب روپے ہے وہ بھی اب تک نہیں آیا ہے۔ اتوکا شکار ہے ایک معنی میں تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ قرارداد جو بہت ہی اہم ہے۔ اور ہمارے پاس صوبے میں یہاں نزدیک ترین ہند سے تھوڑا سا آگے جا کر یہ جنگل شروع ہو جاتا ہے۔ پھر اس side پر جاتے جاتے تو بہ کثری اور تو بہ اچھی تک یہ پھیلا ہوا جنگل ہیں۔ تو اس جنگل کو بچانے کیلئے اس جنگل پر کام کرنے کیلئے یہ بھی اسکا حصہ ہو۔ ٹورازم کے ساتھ ساتھ جنگل کو بچانا یہ بھی نہایت ہی اہم ہے۔ اب اُس پر ہم کیا کر سکتے ہیں؟ نواب صاحب بیٹھے ہیں۔ اسلام آباد والوں کے ساتھ دنیا والوں کے ساتھ، ساری دنیا اس آثار قدیمہ کے طور پر اسکو دیکھتی ہے۔ تو یہ جو فونچ ہے۔ میں نواب صاحب کو بھی دکھاتا ہوں نہایت ہی اہم ہے۔ اور اس قسم کا جنگل تھا ایک زمانے میں۔ یہ نواب صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ نواب صاحب! آپ نے جس کالج کا جس ریزیڈنسل کالج کا ایف سی کیلئے اعلان کیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم زیارت میں بنائیں گے۔ اب 180 ایکٹر 100 ایکٹر میں زیارت میں ہمارے پاس نہیں ہے۔ اور زیارت کی جو خوبصورتی ہے نزدیک ترین جو جنگل ہے اور اسکو کاٹیں گے تو اور بھی غلط ہو جائیگا۔ میں آج صحیح DC سے بات کر چکا ہوں کہ خدا کیلئے ”کواس“ میں بناتے ہو۔ ”ورچو“ میں بناتے ہو۔ ”زندرہ“ میں بناتے ہو۔ 180 ایکٹر چاہیے۔ 100 ایکٹر چاہیے ہم زمین دینے کیلئے تیار ہیں۔ سنجاوی کی جانب جاتے ہیں وہاں آپ کو زمین چاہیے ہم زمین دینے کیلئے تیار ہیں۔ زیارت کا جو structure ہے اسکو اگر چھیرا گیا تو اس سے زیارت کی تمام خوبصورتی چلی جائیگی۔ اور بابت صاحب سے میں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں۔ لوگ وہاں زمینیں بنارہے ہیں۔ سبب لگا رہے ہیں ڈرلنگ کر رہے ہیں پانی نکال رہے ہیں۔ صنوبر کو کاٹ اور نکال رہے ہیں اور باغات لگا رہے ہیں۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ جنگل جہاں فارست ہے اُسکی ایک درخت روٹ کیلئے بھی آپ نہیں کاٹ سکتے ہیں۔ تو اس پر ایک سختی ہوئی چاہیے۔ پھر زیارت کے جو نزدیک کی خوبصورتی ہے وہ خوبصورتی اگر چلی جائے گی۔ کہیں دور پر آ کوشیدہ بہت چیزیں مل جائیں لیکن اس پر steps اٹھانے ہوئے۔ اب ایف سی والے اس پر وہ ہے کہ آئی جی صاحب نے ہمیں کہا ہے ہم نے زیارت ہی میں بنانا ہے۔ میں نے کہا زیارت میں

ہمارے پاس زمین نہیں ہے۔ نواب صاحب کو سب کچھ میں پہلے بھی بتا پکا ہوں۔ جہاں جہاں کیدٹ کا لجز بنے ہیں، یہ شہروں سے آبادی سے دس دس، بارہ بارہ کلومیٹر دور بنے ہیں۔ تو ہم بھی دس، بارہ کلومیٹر ایک side p پر ہے۔ دوسرے side p پر ہو۔ زمین دینے کیلئے بھی تیار ہے یا FC کی جو ریڈی ٹیشل کالج یا سکول ہو وہ دینے کیلئے بھی تیار ہیں۔ لیکن زیارت میں ہم اسکو نہیں دے سکتے۔ یہ نواب صاحب کے نوؤں میں بھی ہو۔ میں صح DC سے بھی بات کرچکا ہوں کہ یہاں زیارت کے اندر وہاں جو چھوٹی سی جگہ ہے۔ وہاں ہمارے پاس یہ زمین نہیں ہے۔ 14.5 کیکٹ پر یہ بن نہیں سکتے۔ اس کیلئے زمین چاہیے۔ جو پہلے سے ریڈی ٹیشل کالج کیلئے نواب صاحب ہم زمین دے چکے تھے۔ وہ بھی کسی NGO کے حوالے کر دیا تھا قائدِ عظم ریڈی ٹیشل کالج اور سکول تھا۔ وہ ایک NGO کے حوالے کرچکے ہیں۔ وہ 180 کیکٹ زمین تھی وہ وہیں چل گئی ہے۔ تو اب گزارش یہ ہے کہ زیارت کو رکھنے کیلئے، اُسکے صنوبر کو چانے کیلئے ہمیں تمام option پر سوچنا ہو گا۔ اور یہ جو قرارداد لے آئے ہیں میں گورنمنٹ کے طور پر اسکی حمایت کرتا ہوں۔ یہ قرارداد منظور ہوئی۔ نواب صاحب بیٹھے ہیں۔ پھر اس پر مزید کام نواب صاحب کی سربراہی میں ہم کریں گے۔ thank you very much.

میدم اسپیکر: زیارت وال صاحب! اس پر ایک بات آپ کریں گے۔ اس قرارداد میں آپ لوگوں نے وفاقی حکومت سے کہا۔ جو کہ اٹھا رہو ہیں ترمیم کے بعد سیاحت صوبائی حکومت کے اندر آتا ہے۔ تو اس میں ذرا پھر ہم اُسیں ترمیم کریں گے۔ کیونکہ آپ لوگوں نے وفاقی حکومت سے سفارش کی ہے۔ جی نواب صاحب۔

نواب ثناء اللہ خان زہری (قاہدابوان): میدم اسپیکر! اس قرارداد کو amend کرتے ہیں۔ لیکن یہ ہے کہ واقعی یہ ہمارے صوبائی دائزے میں ہے۔ جیسے میں نے حلف اٹھایا تھا اُسکے بعد دوسرا دن ہی میں زیارت گیا تھا۔ وہاں عبدالرحیم زیارت وال صاحب بھی موجود تھے۔ تو کچھ اعلانات بھی کیے ہیں۔ میں نے اور ہمارے پاس پیسے بھی پڑے ہوئے ہیں۔ مسئلہ یہ تھا کہ اُس وقت PD کا کوئی جو نیر آدمی تھا PD نہیں لگ رہا تھا۔ اب میں نے PD لگادیا ہے وہاں کے کمشنر سے میں نے کہا کہ کام کو ذرا expedite کریں اور پھر مجھے رپورٹ دیں۔ ہمارے پاس کچھ صوبائی گورنمنٹ نے بھی پیسوں کا اعلان کیا ہے۔ اور فیڈرل گورنمنٹ کے 1 ارب روپے ہمارے پاس پڑے ہیں beautification of Ziarat to اُسیں میں نے کہا تھا کہ مختلف اسکیمیں آپ اُسیں ڈال دیں۔ چیز لفٹ ڈال دیں دوسرے جو بھی سیاحت کے ہیں اور widening of roads ہے اُنکو بھی ڈال دیں۔ اور یہ next ہماری خواہش یہی ہے کہ پرواں شل گورنمنٹ اپنی جو پی ایس ڈی پی ہے اُس میں بھی ہم زیارت کے لیے پیسے رکھیں۔ اور یہ سردار کھیت ان صاحب نے بھی خود یہی کہا کہ زیارت ہی

ہمارے پاس ایک واحد تفریق گاہ کا ذریعہ ہے۔ اور وہاں واقعی نتائجھے اچھے ریسٹ ہاؤسنگز ہیں نہ کوئی اچھے سے ہٹل ہیں۔ تو ابھی پچھلے دنوں میں گیا تھا زیارت تو وہاں میں نے لوگوں سے بھی کہا بلکہ speech میں بھی اپنی کہا کہ آپ لوگ آئیں یہاں کچھ ہولنڈ بنائیں یہاں کاروبار کریں تاکہ لوگ attract ہوں اور یہاں آئیں اور چونکہ پنجاب بھی اُس طرف سے زیارت سے لگتا ہے اور یہاں سے بھی لوگ آتے ہیں۔ اور میری خواہش بھی یہی ہے کہ جو ہمارے لوگ یہاں سے مری جاتے ہیں، تو مری کی بجائے ہمارے لوگ زیارت کی طرف جائیں، تو ظاہری بات ہے کہ وہاں مری میں سہولت ہے وہاں ہٹل ہیں لوگوں کے رہنے کی جگہ ہے، وہاں پر اس پر کنٹرول ہے۔ سننے میں یہ آیا ہے کہ یہاں کوئینہ میں اگر وہ چیز آپ کو 50 روپے میں ملے گی تو وہی چیز زیارت میں 100 میں ملے گی۔ تو ان چیزوں کو ہم دیکھ رہے ہیں اور میری خواہش بھی یہی ہے اور میری گورنمنٹ کی بھی یہ خواہش ہے کہ ہم زیارت کو وہاں ایک ٹورازم زون بنائیں۔ اور وہاں ہمارے لوگ بجائے مری جانے کی زیارت کی طرف جائیں۔ اور انشاء اللہ جو ایک ارب روپے میں نے beautification of Ziarat کیلئے دی ہے اسکی میری خواہش ہے میں نے کمشنز سے کہا ہے کہ اس کو اسی financial year میں خرچ کریں تاکہ آنے والے وقت میں زیارت کیلئے ہم اور پیئے رکھ سکیں۔ اور اس میں جو amendment کرنا ہے۔ اٹھارہویں ترمیم کے بعد ٹورازم کا محکمہ صوبے کے پاس آگیا ہے تو اس پر حجم بھائی اس میں تو amendment ہو۔

میدم اسپیکر: جی نواب صاحب میں اپنی رو لنگ میں کہہ دوں گی۔

قائد ایوان: جی آپ کہہ دیں پھر اپنی رو لنگ میں thank you Madam۔

میدم اسپیکر: چونکہ آئین میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد محکمہ سیاحت صوبائی حکومت کے پاس ہے لہذا اس مشترکہ قرارداد کو اس ترمیم کے ساتھ منظور کیا جائے گا کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ زیارت کو سیاحتی مرکز قرار دے تاکہ اس خوبصورت اور پُرفشا علاقے سے صوبہ اقتصادی طور پر مستفید ہو سکے۔ سوال یہ ہے کہ مشترکہ قرارداد نمبر 65 کو اس ترمیم کے ساتھ منظور کی جائے؟ مشترکہ قرارداد نمبر 65 ترمیم کے ساتھ منظور ہوئی۔ جی شاہدہ روف صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ روف: سی ایم صاحب بیٹھے ہیں میں ایک اہم مسئلے کی طرف اُنکی بھی اور ہاؤس کی بھی توجہ چاہتی تھی۔ 8 ماہ قبل محکمہ زراعت نے 49 بلڈوزرز جو کیٹرپلر کے نام سے خریدے ہیں۔ اب اس ایک بلڈوزر کی جو price ہے وہ 2 کروڑ 54 لاکھ روپے ہے، اگر آپ اُنکی قیمت کے حساب سے 49 بلڈوزرز جو آپ

نے خریدے ہیں اُنکی قیمت بنتی ہے 1 ارب 43 کروڑ روپے اور جو بلڈوزر ز خریدے گئے ہیں وہ D6K2 کے نام سے خریدے گئے ہیں۔ نواب صاحب ان بلڈوزر ز کی condition یہ ہے کہ 6 سویا 7 سو چلے ہیں اب خراب پڑے ہیں۔ یعنی انہوں نے آپکو output کیا دیا ہے please آپ اس کو دیکھ لجئے گا؟ اس ساری کارروائی کے بعد مکملہ زراعت اب دوبارہ اسی 25 بلڈوزر ز کی خریداری کے میں رز جاری کر چکا ہے۔ تو میں صرف اس ہاؤس کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں کہ اس سے پہلے یہ 8 ماہ پہلے کی ساری کارروائی ہے جو میں آپکے نوٹس میں لارہی ہوں۔ ابھی جب ایک چیز آپ نے بازار سے مہنگے داموں خریدی ہے اور اسکی کارکردگی یہ ہے کہ وہ اب خراب پڑے ہوئے ہیں، تو مزید میں رز کیوں کئے گئے ہیں اُسی چیز کیلئے؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ اس سے پہلے جو بلڈوزر ز خریدے گئے تھے وہ صرف D6 کے نام سے تھے جو ابھی تک کام کر رہے ہیں۔ تو میں یہ چاہتی ہوں کہ نواب صاحب اس پر خصوصی ایکشن لیں۔ ڈاکٹر حامد اچنزا صاحب اور جعفر خان مندوخیل صاحب بیٹھے ہیں، ان تمام سینئر ممبرز پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جو اسکی انکوارٹی کریں کہ یہ کیا معاملہ تھا اور بلوچستان کو اتنا نقصان کیوں پہنچایا گیا اور مزید پہنچایا جا رہا ہے۔

میڈم اسپیکر: The point has been taken, thank you.

محترمہ شاہدہ رووف: میڈم اسپیکر! ایک اور چیز جو میں آپکے نوٹس میں لائی تھی۔ سب سے پہلے تو آپ کو بہت مبارکباد کہ ہمیں دو یا تین ہیز زباہ نظر آئیں ”یوم دستور“ کے حوالے سے۔ میں نے اپنی ایک قرارداد جمع کروائی تھی اسمبلی سیکرٹریٹ میں، جو table نہیں ہوئی۔ اور وہ ”یوم دستور“ کے حوالے سے تھی۔ تو پلیز اگر آپ اسیں پوچھ لیں تو مجھے تسلی ہوگی، کیونکہ 10 سے 12 یہ دن تھے جو کہ۔ میں یہ سمجھ رہی تھی کہ پورے ہاؤس کی طرف سے ایک متفقہ قرارداد ہوگی اور ہم اسیں پہل کریں گے، تمام اسمبلیوں میں کہ اس دن کو یوم دستور کے طور پر منایا جائے۔ تو kindly آپ اس پر تھوڑا غور کریں۔

میڈم اسپیکر: شکریہ۔ میں سیکرٹریٹ سے اس بارے میں پوچھتی ہوں۔ شکریہ۔ جی نواب صاحب پلیز **قائد ایوان:** محترمہ نے جوبات کی ہے اس پر انشاء اللہ میں سیکرٹری اور منسٹر صاحب کو بلاوں گا اور ان سے وضاحت طلب کروں گا کہ یہ جو ہم نے بلڈوزر ز خریدے ہیں، اسکے حوالے سے میں اُنکو یقین دلاتا ہوں کہ اس معاملے کو میں solve کروں گا اگر واقعی اسیں کوئی صحیح بلڈوزر ز انہوں نے نہیں خریدے ہیں اور وہ نہیں ہے تو میں آریبل MPA صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اس پر میں ایکشن لونگا، انشاء اللہ۔ thank you.

میدم اپسکر: شکریہ نواب صاحب۔ قائمہ کمیٹی کی روپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا۔ مشیر اطلاعات چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے قواعد و انصباط کار و اتحقات کی جانب سے اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 170 کے بعد نیا قاعدہ نمبر A-170 (کنسل آف چیئرمین) کا (ترمیمی) مسودہ کی بابت کمیٹی کی روپورٹ پیش کریں۔

سردار رضا محمد بڑج (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور، پاسکیوشن، اطلاعات، اور انفارمیشن ٹینکنالوجی) چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے قواعد و انصباط کار و اتحقات کی جانب سے اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 170 کے بعد نیا قاعدہ نمبر A-170 (کنسل آف چیئرمین) کا (ترمیمی) مسودہ کی بابت کمیٹی کی روپورٹ پیش کرتا ہوں۔

میدم اپسکر: روپورٹ پیش ہوئی۔ محترمہ یا سمین بی بی لہڑی، اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 170 کے بعد نیا قاعدہ نمبر A-170 (کنسل آف چیئرمین) کا (ترمیمی) مسودے کے متعلق تحریک پیش کریں۔

محترمہ یا سمین بی بی لہڑی: میں رُکن اسمبلی تحریک پیش کرتی ہوں کہ اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 170 کے بعد نیا قاعدہ نمبر A-170 (کنسل آف چیئرمین) کا (ترمیمی) مسودہ کو کمیٹی کی سفارشات کے بوجب فی الفور زیر گور لا جائے۔

میدم اپسکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 170 کے بعد نیا قاعدہ نمبر A-170 (کنسل آف چیئرمین) کا (ترمیمی) مسودہ کو کمیٹی کی سفارشات کے بوجب فی الفور زیر گور لا جائے؟ ہاں تحریک منتظر ہوئی۔ اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 170 کے بعد نیا قاعدہ A-170 (کنسل آف چیئرمین) کا (ترمیمی) مسودہ کو کمیٹی کی سفارشات کے بوجب فی الفور زیر گور لا جاتا ہے۔

محترمہ یا سمین بی بی لہڑی: اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 170 کے بعد نیا قاعدہ نمبر A-170 (کنسل آف چیئرمین) کا (ترمیمی) مسودے کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

محترمہ یا سمین بی بی لہڑی: میں رُکن اسمبلی تحریک پیش کرتی ہوں کہ اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 170 کے بعد نیا قاعدہ نمبر A-170 (کنسل آف چیئرمین)

کا (ترمیمی) مسودہ کو کمیٹی کے سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

میڈم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجريہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 170 کے بعد نیا قاعدہ نمبر A-170 (کولسل آف چیئرمین) کا (ترمیمی) مسودہ کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے؟ ہاں تحریک منظور ہوئی۔ اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجريہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 170 کے بعد نیا قاعدہ نمبر A-170 (کولسل آف چیئرمین) کا (ترمیمی) مسودہ کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔ حجت بلوچ صاحب۔

جناب رحمت علی صاحب بلوچ (وزیر صحت): میڈم اسپیکر! آپ کے توسط سے دو منٹ ایوان کے لینا چاہتا ہوں ایک بات کی وضاحت کروں۔ point of personal explanation۔ میڈم اسپیکر! یہ ایک مقامی اخبار ہے ”انتخاب“، جس میں آج ایک بیان چھپا ہے، جو کہ میں سمجھتا ہوں میں تھوڑی اس بات کی وضاحت کروں۔ اور میرے تمام آزیبل ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو عوام مفاد عامہ، جو موجودہ حکومت نے جو نیک کام شروع کیا ہے تو اُس کے پیچھے میں میڈیا کے دوستوں سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ میری وضاحت کو highlight کریں کیونکہ یہ نیوز ہے INP کا، میں گزارش کرتا ہوں اُس سے کہ جو بھی نیوز چلا میں تو عوام کے مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے اُن چیزوں کو ضرور ملاحظہ کریں۔ کیونکہ موجودہ گورنمنٹ کو بدنام کرنے کیلئے مختلف حیلے بہانے استعمال کئے جا رہے ہیں جو کہ میری ذمہ داری یہ ہے کہ میں عوام تک تمام اداروں تک موجودہ حکومت کی commitment کو، عوامی خدمات کو سراہوں اور دفاع بھی کرو جو کہ بیان میں کہا گیا ہے کہ ”محکمہ صحت میں کروڑوں کی بے ضابطگیاں cardiac stunt“ کے باغی ٹینڈر کے خریدے گئے ہیں، سول ہسپتال اور بی ایمسی ہسپتال میں cardiac stunt کے لیے پانچ stunt یعنی دل کے وال باغی ٹینڈر کے خریدے گئے ہیں، ایک stunt ایک لاکھ روپے کا خریدا گیا ہے جو کہ تمام ناکارہ ہیں چند استعمال ہوئے ہیں۔ میڈم اسپیکر! میں اس stunt As a Health Minister کی جانب سے ہم نے hire کیے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جس شعبے کی میڈیا میں مشینی equipment سیکرٹری ہے، سیکرٹری ہیلاتھ ہے ایڈیشنل ڈائریکٹر MSD ہے، اس کے ساتھ دو بائیو میڈیکل کے انجینئرز ہیں جو کہ open procurement committee کا سربراہ ہے اُس کے ممبرز اسٹٹنٹ ڈائریکٹر نیب ہے، فناں

bidding، جو میرٹ پر آتا ہے اُس کو دیا جاتا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ یہ الزمہ ہیئتکوگار ہے ہیں میں اس نیوز انجنسی سے کہوں گا کہ آپ کو پرائیویٹ کلینک مافیا نے کتنا پیسہ دیا ہے جو آپ نے یہ نیوز چلایا ہے اور میں آج حل斐ہ کہتا ہوں کہ جو ٹینڈر process ہے، جتنے مریضوں کو مفت علاج ملا ہے کسی صوبے میں نہیں ہے اور افسوس کی بات ہے، بی ایم سی جب سے بنائے پہلی دفعہ بی ایم سی میں Cardiac Unit install ہوا ہے، جب Cardiac unit نہیں تھا تو کہاں تھے یہ ذرائع، کیوں عوام یہاں سے عذاب میں مبتلا تھا اور بہت سے لوگ جو پیچھے پڑے ہیں ایک مریض پر صرف پانچ ہزار کا خرچ ہوتا ہے plastic Angiography روپے کا پرائیویٹ کلینک کا یہ کمائی بند ہوئی ہے جو لوگ سرکاری خرچ پر لا ہو رہا سلام آباد، کراچی جاتے تھے، جب سے ہم نے دو سالوں میں شروع کی ہے، ان کا راستہ بھی بند ہوا ہے اور مجھے اتنا ایم افسوس ہوا ہے سی ایم صاحب قائد الیوان بیٹھے ہوئے ہیں مجھے بولا کہ سات سو مریضوں کا اور یہ openly inauguration سا بقہہ ہمارے جو کو رکمانڈ رہتے تھے اُس وقت ناصر جنوبی صاحب نے اس کا inauguration کیا جو کہ تمام حلقے اس کو سراہا رہے ہیں بلکہ اس کا ایک performa stunt of life جو ہم نے پروگرام لایا صحت مند بلوچستان کے نام پر اُس کا ایک performa ہے اُس کے ممبر ہے پروفیسر ہے head of cardiac کا جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام کے ساتھ زیادتی ہے، گورنمنٹ کو بدنام کرنے کی ایک سازش ہے۔ جس نیوز انجنسی نے دیا ہے وہ ثابت کریں جس فورس نے اُس کو دیا ہے اُس کو لائے otherwise میں سمجھتا ہوں کہ جو بنیادی سہولیات کو ہم فراہم کر رہے ہیں، یہ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں جو latest ہم نے کارڈیک مشین لگادی ہے، میرے ممبر ز ساتھ تھے ہم نے inauguration کیا، بلکہ بہت سے ممبر یہ گواہی دیتے ہیں، میں خود بحثیت عوامی نمائندہ کہ گواہی دیتا ہوں جس مریض کے پاس رکشے کا کرایہ نہیں ہے، آج اُس کو انجیو گرافی، انجیو پلاسٹی علاج مفت مل رہا ہے، لیکن ایسی نیوز کی تقدیم کیے بغیر انکو جاری کرنا اس صوبے کے ساتھ زیادتی ہے۔ ان عوام کے ساتھ زیادتی ہے، اور یہاں مافیا کا قبضہ ہے۔ اور مافیا کے قبضہ کو ہم ناکام بنائیں گے۔ جس طرح سازشیں کر رہی ہیں، ہم ڈٹ کر مقابلہ کریں گے، ہم عوام کو جواب دہیں اور میں واضح کرتا ہوں اس چیز کے ہم قائل ہیں کہ یہ موجودہ گورنمنٹ عوامی عدالت میں پیش ہو گی اور ہم اپنے کردار کے base پر آئندہ ایکشن میں جائیں گے ایسے پروپریگڈہ ہمارے حوصلے پست نہیں کریں گے، اور یہ ہماری commitment ہے ہماری vision ہے اس صوبے کے ساتھ یہاں کے عوام کے ساتھ، جو مافیا ہے اُن کی ساری چالاکیاں ناکام ہو چکی ہیں۔ اور جو سہولیات ہم دے سکتے ہیں ہم دینے گے 33 سالہ گیپ دو سال میں پورا نہیں ہو گا۔ جتنی ہم کر سکیں گے، تمام اداروں کو آج میں

invite کرتا ہوں، میں تمام نیوز چینل، تمام ذمہ دار اداروں کو independent آپ کسی ممبر یا دو ممبر یہاں سے مقرب کرو گے as a custodian کے آپ کسی ڈیپارٹمنٹ کے سکریٹری کو CMIT کمیٹی کے ادارے کو میں invite کرتا ہوں کہ یہ پروجیکٹ کو چیک کریں۔ اگر ثابت ہوا ہمیں اپیشلی مجھے حق نہیں ہو گا کہ میں اس منسٹری کا کرسی پر بیٹھوں، اگر ثابت نہیں ہوا تو یہ ادارہ بھی جوابدہ ہے کہ پرانیویٹ مافیا سے کتنا وصول ہوا ہے۔ شکریہ۔

میڈم اپسیکر: اب میں گورنر بلوچستان کا انگریزی حکم نامہ پڑھ کر سناتی ہوں۔

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by Article 109(b) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973, I Muhammad Khan Achakzai , Governor Balochistan hereby order that on conclusion of business, the session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Monday, the 11th April, 2016.

اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس صبح 11 جگہ 27 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆